روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۲۱

کے بقیّہ حصوں کی اشاعت لمبے عرصہ تک ملتوی رہی۔ البتہ اسلام کی صداقت اور نبوتِ محمدیہ کی حقانیت پر حضور کی اسّی[۸۰] کے قریب تصانیف منظر عام پر آئیں۔

آخر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ تیئیس[۲۳] برس کے بعد اس طویل التواء کا باعث اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور مصلحتیں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) ''براہین احمدیہ کے ہر چہار حصّے کہ جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آ جاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصہ کے دلائل مخفی اور مستور رہتے اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سر بستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل اُن حصّوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصّوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جا بجا مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا وہ اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اِس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اُس میں درج ہیں اُن کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ پس اِس لئے خدائے حکیم وعلیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آ گئیں۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳)

(۲) پھر فرماتے ہیں:۔

''دوسرا سبب اس التواء کا جو تیئیس برس تک حصّہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالےٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹)

(۳) اور پھر فرماتے ہیں:۔

''اِس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اُس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اُسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے کیونکہ اگر یہ کتاب

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دیباچہ پنجم۵ حصہ براہین احمدیہ

بحمد اللہ کہ آخر ایں کتابم مکمل شد بفضلِ آن جنابم

امابعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصےّ اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تئیس۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسّی۸۰ کے قریب اِس مدت میں مَیں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں لیکن اِس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضاء وقدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے

کہ قضاء وقدر درحقیقت ایک ایسی چیز ہے جس کے احاطہ سے باہر نکل جانا انسان کے
اختیار میں نہیں ہے۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے بلکہ اس بات کے تصور سے دل دردمند ہو ﴿۲﴾
جاتا ہے کہ بہت سے لوگ جو اس کتاب کے خریدار تھے اس کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی دنیا
سے گذر گئے مگر جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں انسان تقدیر الٰہی کے ماتحت ہے اگر خدا کا ارادہ
انسان کے ارادہ کے مطابق نہ ہو تو انسان ہزار جدوجہد کرے اپنے ارادہ کو پورا نہیں کرسکتا۔
لیکن جب خدا کے ارادہ کا وقت آجاتا ہے تو وہی امور جو بہت مشکل نظر آتے تھے نہایت
آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔

اس جگہ طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کے تمام کاموں میں حکمت
اور مصلحت ہوتی ہے تو اس عظیم الشان دینی خدمت کی کتاب میں جس میں اسلام کے تمام
مخالفوں کا رد مقصود تھا کیا حکمت تھی کہ وہ کتاب تخمیناً تیئیس ۲۳ برس تک مکمل ہونے سے معرض
التوا میں رہی۔ اس کا جواب خدا ہی بہتر جانتا ہے کوئی انسان اس کے تمام بھیدوں پر محیط
نہیں ہوسکتا مگر جہاں تک میرا خیال ہے وہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کو جو
شائع ہوچکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آجاتے تب تک
براہین احمدیہ کے ہر چہار حصّہ کے دلائل مخفی اور مستور رہتے اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا
لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتدادِ زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور
جو دلائل اُن حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہوجائیں کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار
حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جابجا مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا وہ اس بات
کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اس
میں درج ہیں اُن کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہوجائے۔ پس اس لئے خدائے حکیم وعلیم نے اس وقت
تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آگئیں اور یاد رہے کہ

کہ باوجود صدہا عوائق اور موانع کے محض خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد نے اِس حصہ کو خلعتِ وجود بخشا۔ چنانچہ اس حصہ کے چند اوائل ورق کے ہر ایک صفحہ کے سر پر نصرت الحق لکھا گیا مگر پھر اس خیال سے کہ تا یاد دلایا جائے کہ یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں بعد اس کے ہر ایک سر صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

دوسرا سبب اس التواء کا جو تیئیس[۲۳] برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اُن لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اُتر آئے اور چار حصے اس کتاب کے ﴿۸﴾ جو طبع ہو چکے تھے کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے تھے۔ پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے تو اُن کے لئے اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر دیر سے اُن کی فطرتی حالت آزمائی گئی۔

اِس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اُس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اُسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے کیونکہ اگر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہوتی اور یہ تمام الہام اُس کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ امر خدائے عادل اور قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص